سوال

(362) منصوبہ بندی کا جائز طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(جلد نمبر50،شمارہ17،احکام ومسائل کے کالم میں ص8) پر آخری سوال کہ خاندانی منصوبہ بندی کس حد تک کرنا جائز ہے؟ تو اس کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اسلام منصوبہ بندی کا قائل نہیں راقم الحروف کو اس نظریہ سے اختلاف ہے میرے ناقص مطالعہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے اور یہ بھی منصوبہ بندی کی ایک شکل ہے اور بعد میں اس پر عمل جاری رہا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اس کو جائز سمجھتے تھے اس کے شواہد بخاری و مسلم میں ہیں اس کے متعلق جو روایتیں ملتی ہیں (صحیح البخاری کتاب النکاح باب العزل (5207تا5210) ان پر آپ بحث کریں کہ ان کا مطلب یہ ہے؟ یہ کس لیے ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

منصوبہ بندی اور عزل میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں قطع نسل مقصود ہوتا ہے جب کہ فعل عزل عارضی اور وقتی شئی ہے اس کے باوجود بسا اوقات حمل ہو جاتا ہے پھر فعل عزل کو بھی شرع میں مکروہ سمجھا گیا ہے جواز کی صورت میں عورت کی رضا سے متعلق کیا گیا ہے کیونکہ اس سے لذت میں کمی واقع ہو جاتی ہے لہذا منصوبہ بندی کو عزل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص632

محدث فتویٰ